نظرات

ہم اپنے ملک کی ۵۳ویں یوم آزادی کا جشن منا رہے ہیں۔ ہر ہندوستانی کا سر فخر و مسرت سے اونچا ہے کہ ہم نے اپنی آزادی کی ہر طرح حفاظت کی ہے اور اس میں ہم کامیاب ہیں آزادی چیز ہی ایسی ہے کہ یہ ہر جاندار کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ ہم تو انسان ہیں جو ہر قیمت پر اپنی آزادی کو بنائے رکھنا پسند کرتے ہیں۔ جانور تک بھی آزادی کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔ ایک پرندہ کو آپ پنجرہ میں بند کر دیجیے اور اس کو پنجرے میں اس کی پسند کی ہر چیز مہیا کر دیجئے وہ بھی جو وہ آزاد رہ کر ہر جگہ اڑاڑ کر بھی نہ حاصل کر سکتا ہے اسے مہیا کر دیجئے اس کے باوجود بھی وہ پنجرے میں رہنا پسند نہیں کرے گا۔ جہاں آپ نے پنجرے کا دروازہ کھولا اور وہ پھر سے اڑا یہ جاوہ جا اپنی آزادی کی مستی میں جھوم جھوم خوشیاں مناتا ہوا آزادی کا گیت گنگناتا آپ کو منہ چڑاتا ہوا کسی پیڑ کی ڈالی پر بیٹھ کر اپنے دل کی یہ بات نہ چھپا سکے گا کہ پیارے انسان! جب آزادی تم کو اچھی لگتی ہے پیاری لگتی ہے تو پھر مجھے کیوں نہیں۔ میں آزاد رہ کر خوش ہوں تمہاری چکنی چپڑی روٹی اور تمہار دیئے ہوئے عیش و آرام کے سامان بھلا میری آزادی کی قیمت کیسے چکا سکتے ہیں۔

جب انسان پرندہ کے دل کی ان گہرائیوں سے واقف ہے تو پھر انسان خود اپنی آزادی کی اہمیت سے بھلا کیوں واقف نہیں ہے۔ انسان پیدائشی آزادی کا خوگر ہے۔ جب انگریزی سامراج نے اپنی عیاری و مکاری سے ۱۸۵۷ء میں ہندوستانیوں کو غلام بنا کر ان کی آزادی سلب کیا تو ہر طرف اس کے خلاف بڑاواویلا مچا ہر ہندوستانی اپنی آزادی کے لئے تڑپ تا رہ گیا۔ غلامی کی زنجیروں کو اتار پھینکنے کے لئے اس نے انگریزی سامراج کی ہر طاقت کا منہ توڑ جواب دیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ہنستے کھیلتے پھانسی کے پھندوں کو گلے میں لگایا۔ اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ موہن چند کرم چند گاندھی نام کا رہنما اٹھا اور اس نے تمام

ہندوستانیوں کو ایک لڑی میں پروکر مکمل آزدی کے لئے بگل ہی بجادیا آن کی آن میں ہندستانیوں کا جمگھٹا اکٹھا ہوگیا۔ ایک قطار رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی مفتی اعظم، مفتی کفایت اللہ، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبیداللہ سندھیؒ مولانا حسرت موہانیؒ، مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ وغیرہ عظیم علماء کرام چٹان کی طرح انگریز سامراج کے خلاف ہندوستان کی آزادی کے لئے سینہ سپر ہوگئے اور انگریز سامراج کا ہر ظلم ہر ستم انہوں نے برداشت کیا مگر آزادی ہند کی تحریک کو کمزور نہ ہونے دیا اپنے خون سے اور اپنی اپنی قربانیوں سے آزادی کی مشعل کو روشن کئے رکھا براوران وطن میں سے بھی کئی ایسے سر فروش میدان عمل میں اُترے کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو جاری رکھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ملک آزاد ہوا مگر افسوسناک طریقے سے انگریز اپنی عیارانہ ومکارانہ فطرت سے باز نہ آیا۔ وہ ہندوستانیوں کے عزم وحوصلہ کے آگے ہار گیا لیکن اس نے اپنی ہار کا بدلہ اس طرح لیا کہ ملک کو تقسیم کردیا۔ ایک طرف پاکستان بنا گیا اور دوسری طرف آپس میں نفرت کے بیج بو گیا جس سے ہماری آزادی کی خوشیوں میں تاسف، ملال، اندیشوں ناپسندیدہ الفاظ بھی خود بخود شامل ہوگئے۔

اپنے یوم آزادی کے ۵۳ ویں جشن مناتے ہوئے ہم کہاں کھوگئے۔ ماضی کے یہ دلخراش واقعات کے بتانے کا اس وقت یہاں کوئی موقع ہی نہیں تھا۔ مگر ہمیں معاف کیا جائے یہ جو اوپر ہمارے قلم سے یہ ناخوشگوار باتیں لکھی گئی ہیں وہ ایک حساس دل کی کیفیت کی ترجمانی ہے بہر حال آزادی کا ہم جشن منارہے ہیں ہمیں اس بات پر اطمینان ہے کہ ہمارے آزاد ملک کے رہنماؤں نے اور کچھ کیا ہو یا نہ کیا ہو اتنا ضرور ہم کہیں گے کہ ہندوستان کی آزادی کو بنائے رکھنے کے لئے ہمارے رہنماؤں نے قابل تحسین کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے دشمن کی ہر اس کارروائی کا منہ توڑ جواب دیا ہے جس سے ہمارے ملک کی آزادی پر ذرا بھی آنچ آرہی ہو۔ ابھی حال ہی میں کارگل میں دشمن ملک کی خطرناک شرمناک اور افسوسناک کارروائی کا جس طرح منہ توڑ جواب دیا ہے اس کے

لئے ہمارے ملک کے رہنما ہماری حکومت کے سربراہ ہر طرح مبارک باد اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہمارے فوجی جوانوں کی ہمت وشجاعت اور قربانیاں قابل تعریف قابل داد اور تاریخ کا زرین عنوان بن گئی ہیں جس پر بھارت کے ہر باشندے کا سر اونچا ہے اور یہ بات بھی ہم کہے بغیر نہ رہیں گے کہ مشکل کی اس گھڑی میں ہر ہندوستانی نے جس طرح اتحاد واتفاق اور بھائی چارگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ تمام دنیا میں ہندوستان کی نیک نامی کا باعث ہوا ہے دشمن کی مکارانہ کارروائی سے پہلے ہزار اختلاف تھے مگر جب دشمن کی ہماری سرحدوں پر گھس پیٹھ ہوئی دراندازی ہوئی تو ہندوستان کے تمام ہی باشندے سیسہ پلائی دیوار کی طرح ایک ہوکر دشمن کی کارروائی کے خلاف میدان عمل میں مستعد ہوگئے جس سے دشمن کا سر نیچا ہوا تمام دنیا میں بھارت کی واہ!واہ! ہوئی اور دشمن پر لعنت وملامت کی بوچھاڑ ایسی پڑی کہ دشمن الگ تھلگ پڑ گیا۔ ہماری فوجوں کی جانبازی بہادری کے قصے ہر جگہ گونجنے لگے اور انشاء اللہ ہمیشہ گونجتے ہی رہیں گے۔ جن فوجی جوانوں نے اپنی جان کی قربانی دیکر سرحد کی حفاظت کی ان کی شہادت ہمارے سب کے لئے سرمایہ افتخار ہے ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے اپنی آزادی کی اپنی سرحدوں کی ہر طرح حفاظت کی ہے۔اور آئندہ بھی اسی طرح کرتے رہیں گے۔ یہ ہر ہندوستانی کے دل کی آرزو وخواہش ہے۔ آزادی کی ۵۳ ویں سالگرہ کا جشن اس لحاظ سے اور بھی پر مسرت ہے کہ ہم نے اپنے عمل وکردار سے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہم اپنی آزادی کو ہرگز مٹا سکتے نہیں، سر کٹا سکتے ہیں لیکن سر جھکا سکتے نہیں۔

ڈھائی سال کی مدت میں ملک پر پارلیمنٹ کا یہ تیسرا انتخاب سر پہ آن پڑا ہے اس میں جس پارٹی کے بھی سربراہ کا دوش ہے اس سے قطع نظر ہم یہ کہے بغیر نہ رہیں گے کہ ملک کے لئے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ نیتاؤں کی تو ردا ہوگئی اور ملک کے عوام کا الیکشن پہ الیکشن ہورہے کے نتیجے میں زبردست اقتصادی کرائسس اور مہنگائی نے کچومر ہی جو نکال دیا ہے اس کا اندازہ ان نیتاؤں کو کہاں ہوگا۔ جن کے آگے پیچھے سرمایہ داروں کی بے تحاشہ دولت کی تھیلیاں

موٹر گاڑیوں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جن کے بھرشٹاچار کے اگر روپے تو ماضی بعید کی بات ہو چکی ہے اربوں کھربوں ہی کے چھپے بھنڈاروں ہی کا انکشاف ہوتا ہے۔ غیر ممالک میں ان کے بینک کھاتوں کا اور تمام عیش و آرام کے سامانوں سے لیس فارم ہاؤسوں، بنگلوں، کوٹھیوں اور فلیٹوں کے راز منکشف ہوتے ہیں۔ آج ان نیتاؤں کی بدولت ہی ملک کے اقتصادی حالات کس قدر خستہ ہو چکے ہیں اس کا اندازہ غریب عوام کو زبردست آسمان کو چھوتی مہنگائی کی مار سے ہوتا ہے۔ اس کو پیٹ بھرنے تک کی روٹی بھی میسر نہیں ہے۔ پانی بجلی کو عوام ترستے ہیں اور یہ نیتا ایئر کنڈیشنڈ روم میں بیٹھ کر سیاست کی گوٹے کھیلتے ہیں۔ اس بار جو پارلیمنٹ کے الیکشن ہو رہے ہیں وہ ملک پر زبردستی تھوپے گئے ہیں۔ حکومت صحیح کام کر رہی تھی بیشک وہ بی جے پی کی تھی لیکن عوام کی منتخب کی ہوئی حکومت تھی جسے پورے پانچ سال تک حکومت کرنے کا حق ہندوستانی عوام نے دیا تھا ایسی حکومت کو سیاسی چالبازیوں سے ایک ووٹ سے گرا کر اچھا نہیں کیا۔ جس نے بھی اس قسم کا کھیل کھیلا ہے اس نے ملک اور ملک کے عوام کے مفاد کے ساتھ کوئی بھلا نہیں کیا ہے اب اس تھوپے گئے الیکشن سے ملک اور عوام کا جس قدر نقصان ہوا ہے اسے الفاظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال اب یہ تو الیکشن کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ اس ملک کی باگ ڈور کس پارٹی کے ہاتھ میں ہوگی لیکن اگر عوام نے پھر بی جے پی کو الیکشن میں کامیاب کر دیا تھا تو پھر ان لوگوں پر کیا بیتے گی جو بی جے پی کی حکومت گرا کر اپنی حکومت بنانے کے چکر میں پڑے ہوئے تھے۔ اور اپنے اس چکر اور کھیل میں انہیں اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ اس سے ملک پر کس قدر اقتصادی بوجھ پڑ جائے گا۔ عوام کا کیا حال ہوگا انہیں مہنگائی کی مار نے پہلے ہی بے حال کر رکھا ہے الیکشن کے بعد الیکشن پر ہوئے اخراجات کا بوجھ کسی نہ کسی طرح عوام ہی پر پڑے گا تو عوام کا مزید مہنگائی کی مار سے جو حال ہوگا اس کا تصور ہی کر کے دل و دماغ میں خوف و دہشت پیدا ہو رہی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اس الیکشن میں کسی ایک پارٹی کو اتنی اکثریت مل جائے کہ وہ آرام سے پانچ سال تک حکومت چلا سکے اور اس طرح ملک کے ترقیاتی پلان کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک